کتاب نما

برصغیر ہند میں اشاعتِ اسلام کی تاریخ، مفتی محمد مشتاق تجاروی۔ ناشر: مرکزی مکتبہ اسلامی پبلشرز، دہلی، بھارت۔ صفحات: ۱۶۴۔ قیمت: ۷۵ بھارتی روپے۔

ہندستان میں اشاعت اسلام کی تاریخ ایک جامع اور وسیع موضوع ہے۔ اس موضوع پر اگرچہ بہت سی مفصل کتب موجود ہیں لیکن ایسی کتاب کی جو مستند مراجع کے ساتھ یک جا اور قابلِ اعتماد تفصیل فراہم کرسکے کمی تھی۔ مفتی محمد مشتاق تجاروی کی یہ کتاب اسی مقصد کے حصول کی جانب ایک مستحسن کاوش ہے۔

ہندستان میں اشاعتِ اسلام کا جائزہ لیا جائے تو یہ بات واضح طور پر محسوس کی جاسکتی ہے کہ یہ درحقیقت انفرادی کاوشوں کا ثمرہ ہے (ان میں بھی صوفیہ کا کردار نمایاں ہے) اور قبولِ اسلام بھی زیادہ تر انفرادی سطح پر ہوا ہے۔ ان کاوشوں کو چار گروہوں میں تقسیم کیا جاسکتا ہے: صوفیہ، علما، سلاطین اور تجار۔ 'صوفیہ کی تبلیغی خدمات' کے تحت اشاعتِ اسلام میں صوفیہ کی گراں قدر خدمات، ان کا طریق تبلیغ وحکمت عملی اور اثرات کا جائزہ لیا گیا ہے، نیز معروف صوفیۂ کرام کی خدمات کا مختصر اور جامع تعارف بھی دیا گیا ہے۔ صوفیہ کے بعد علماے کرام کی تبلیغی خدمات کا بھی جائزہ لیا گیا ہے۔ اس جائزے میں ایک دل چسپ پہلو یہ اُبھر کر سامنے آتا ہے کہ مسلم حکومت کے عہد عروج میں تبدیلیِ مذہب کے واقعات کم ہوئے اور عہد زوال میں اسلام کی اشاعت بڑی تیزی سے ہوئی (ص ۸۷)۔ ۱۹۳۳ء کے پہلے ۵۰ سالوں میں تقریباً ۶۱ لاکھ لوگوں نے اسلام قبول کیا... پروفیسر آرنلڈ کے بقول سالانہ ۶ لاکھ تک لوگوں نے اسلام قبول کیا (ص ۹۶)۔ دورِ زوال میں تبلیغی مساعی کا سہرا زیادہ تر علما کے سر جاتا ہے۔ معروف علماے کرام کی خدمات کا مختصر جائزہ بھی لیا گیا ہے۔

سلاطین کی تبلیغی خدمات کے جائزے میں یہ بات واضح طور پر محسوس کی جاسکتی ہے کہ اشاعتِ اسلام میں سلاطین کا نمایاں کردار نہ تھا۔ مسلمان سلاطین پر جبریہ اور جزیے کے ذریعے اشاعت اسلام' نیز جنگی قیدیوں کو جبریہ مسلمان کیا گیا جیسے اعتراضات کا ٹھوس دلائل سے رد کیا گیا ہے۔

ایک باب مسلمان تاجروں کی تبلیغی خدمات اور ان کے اثرات پر مبنی ہے۔ ہندستان میں اشاعتِ اسلام کا پہلا تعارف عرب تاجر تھے۔ ان کی معاشرت' حسنِ سلوک اور کردار نے اشاعتِ اسلام میں نمایاں کردار ادا کیا اور ذات پات پر مبنی معاشرے پر گہرے اثرات چھوڑے۔

مصنف نے صوفیہ اور بزرگانِ دین کی تبلیغ اور اصلاح کے علاوہ مسلم معاشرے کے لیے اُن کی بعض سیاسی اور معاشرتی خدمات پر بھی روشنی ڈالی ہے۔ مثلاً جب مغلوں نے ملتان پر حملہ کیا (۱۲۷۳ء) تو حضرت بہاؤالدین زکریاؒ نے ایک لاکھ روپے دے کر شہر کو اُن کی لوٹ مار سے بچایا۔ شیخ جلال الدین سلہٹ نے مسلمان سلطان سکندر آف بنگال نے جب گائے کے ذبیحہ کے مسئلے پر قتل ہونے والے مسلمان بچے کا بدلہ لینے کے لیے حملہ کیا تو شیخ نے ۳۶۰ مریدین کے ہمراہ اُن کے ساتھ جنگ میں شرکت کی۔ (ص ۴۰-۴۱)

اس کتاب کی اشاعت سے جہاں ہندستان میں اشاعتِ اسلام کے موضوع پر ایک مختصر' جامع اور مستند مطالعہ سامنے آیا ہے' وہاں یہ صوفیہ' علما' حکمرانوں اور تاجروں کے لیے بھی اشاعتِ اسلام اور اپنے فرائض اور ذمہ داریوں کی ادایگی کے لیے غوروفکر اور تحریک کا باعث ہوگا۔ (عرفان احمد)

مغربی تہذیب کا چیلنج اور اسلام' مرتب: پرواز رحمانی۔ ناشر: منشورات' منصورہ' ملتان روڈ' لاہور۔ صفحات: ۲۳۲۔ قیمت: ۱۵۰ روپے۔

اسلام اور مغرب کی کش مکش' تہذیبوں کا چیلنج' بنیاد پرستی' دہشت گردی اور تہذیبی اور ثقافتی یلغار جیسی اصطلاحات زبانِ زدعام ہیں۔ اس سلسلے میں خاص بات یہ ہے کہ ترقی یافتہ صنعتی ممالک کی واشنگٹن کی قیادت میں ثقافتی' عسکری اور سیاسی یلغار کے خلاف یہ کہہ کر دل کی بھڑاس

نکالی جاتی ہے کہ یہ مغربی تہذیب کا کیا دھرا ہے۔ البتہ اس حقیقت کو تسلیم کر لینے میں کوئی عار نہیں کہ مغربی تہذیب کے فکری ارتقا، بتدریج نشوونما اور طاقت و رقوتِ نافذہ کے بارے میں عالمِ اسلام میں اور بالخصوص اُردو زبان و ادب میں ٹھوس مطالعہ نہیں ہوا، اور نہ کسی تحقیقی ادارے نے اس کو باقاعدہ موضوعِ تحقیق بنایا ہے (وسائل کی کمی نہیں، اصل مسئلہ ترجیحات کا ہے)۔ نائن الیون کے سانحے کے بعد اس موضوع نے ایک نئی جہت لی ہے اور قرآن، پیغمبرِ اسلام، غزوات، صحابہؓ کے جھگڑے، شیعہ سُنّی کی تفریق، زکوٰۃ، وراثت، چار شادیوں کا حق، جہاد، ذِمّیوں کے حقوق جیسے الزامات پس منظر میں چلے گئے ہیں اور اسلام دہشت گردی کا ہم معنی قرار پایا اور پھر مسلمان کو دہشت گردی کی نشوونما میں شریک ٹھیرایا جا رہا ہے۔ اسلام اور مغرب کی اس تہذیبی کش مکش میں شدت آتی جارہی ہے۔ اسلام کو درپیش اس چیلنج کا کیسے سامنا کیا جائے___ زیرنظر کتاب اس کا ایک علمی و تحقیقی جواب ہے۔

بنیادی طور پر یہ کتاب سہ روزہ دعوت، دہلی کی اشاعتِ خاص ہے جسے پرواز رحمانی نے مرتب کیا ہے، اور ایک اہم علمی ضرورت کو پورا کرنے کے پیش نظر منشورات نے اسے کتابی صورت میں شائع کیا ہے۔ اس کتاب میں ۲۰ مقالات شامل کیے گئے ہیں۔ مغرب کے تاریخی کردار، تہذیبی چیلنج، امریکی زوال، دہشت گردی، عصری چیلنج، احیاے اسلام کی تحریک، عقلیت پسندی، نظامِ معاشرت، یہودیت اور دورِ جدید اور دیگر اہم موضوعات زیربحث لائے گئے ہیں۔

شہناز بیگم کا اٹھایا گیا یہ سوال اہم ہے کہ مختلف مذاہب، عقائد اور فلسفے نے عورت کو کیا حق دیا؟ اس کا تقابلی مطالعہ کیوں نہیں کیا گیا؟ فضیل الرحمن ہلال عثمانی کا تجزیہ ہے کہ جب آپ مغربی سائنس و ٹکنالوجی استعمال کریں گے تو آپ کو اُن کی اخلاقیات بھی استعمال کرنا پڑتے ہیں۔ اس کے علی الرغم راستہ اختیار کرنا چاہیے۔ ظفرالاسلام خان نے فرانس فوکویاما اور ہن ٹنگٹن کے پیش کردہ نظریات کا پردہ چاک کیا ہے۔ سیدعبدالباری کا خیال ہے کہ مغرب کے تہذیبی استعمار کی راہ اگر کوئی نظریہ اور تہذیبی تصور روک سکتا ہے تو وہ اسلام ہے۔ خرم مراد اور پروفیسر خورشید احمد کے مقالات بھی شاملِ اشاعت ہیں۔

اس کتاب کے مطالعے سے جہاں کئی اور موضوعات غوروفکر اور تحقیق کے لیے اُبھریں گے وہاں غلبۂ اسلام کی عالم گیر جدوجہد سے وابستہ قیادت اور کارکن بھی کئی نئے موضوعات پر

سوچنے کی راہیں پائیں گے۔(محمد ایوب منیر)

فتاویٰ رسولؐ اللہ، استفادہ از امام ابن قیم، تقدیم ونظرثانی: مبشراحمد ربانی۔ تحقیق، تدوین و اضافہ: ابویحییٰ محمد زکریا۔ ناشر: حدیبیہ پبلی کیشنز، رحمن مارکیٹ، غزنی سٹریٹ، اُردو بازار، لاہور۔ صفحات: ۴۲۴۔ قیمت: ۲۰۰ روپے۔

بیروت کے ایک ادارے دارالمعروفہ نے امام ابن قیمؒ کی معروف کتاب اعلام الموقعین کا ایک حصہ فتاویٰ رسولؐ اللّٰہ کے نام سے شائع کیا تھا۔ زیرنظر کتاب اُس کا ترجمہ ہے لیکن ابویحییٰ محمد زکریا نے اصل مصادر ومراجع سے رجوع کر کے پوری تحقیق کے بعد کتاب مرتب کی ہے۔ پھر ابواب اور فصلوں کی ترتیب میں بھی حسبِ ضرورت ردوبدل کیا گیا ہے۔

کتاب میں ان احادیث کو بلحاظ موضوع جمع کیا گیا ہے جن میں نبی کریمؐ نے وقتاً فوقتاً زندگی کے مختلف امور و مسائل پر صحابہ کرامؓ کے سوالات کے جواب دیے۔ جملہ ذخیرۂ فتاویٰ کو ۲۵ ابواب (عقیدہ، ایمان اور توحید، تفسیر قرآن، افضل اعمال، نبوت اور وحی، طہارت، نماز، موت اور میت، روزہ، زکوٰۃ وخیرات، حج، ذکرِ الٰہی، نکاح، میراث، کسبِ معاش اور جہاد وغیرہ) کے تحت ضمنی عنوانات کے تحت مرتب کیا گیا ہے۔ یہ ترتیب سوال جواب کی شکل میں ہے۔ سوال اُ ردو اور جواب میں پہلے حدیث کا عربی متن، پھر اُردو ترجمہ دیا گیا ہے۔ پاورق حواشی میں اسناد اور حوالے درج ہیں۔

بلاشبہہ کتاب بڑی محنت سے مرتب کی گئی ہے۔ کتابت اور آرایش کا انتظام بھی خوب ہے۔ ص ۳۸۸ پر 'کبیرہ گناہوں کا بیان' کے زیرعنوان ایک سوال (یارسولؐ اللہ! کبیرہ گناہ کیا ہیں؟) کے جواب میں عربی متن حدیث پانچ سطروں میں اور اس کا ترجمہ چھے سطروں میں درج ہے، اور یہ وضاحت بھی کی گئی ہے کہ یہ 'بہت سی احادیث کا مجموعہ ہے'۔ بعدازاں اس کی تشریح میں ۱۸۴ کبیرہ گناہوں کی فہرست دی گئی ہے جس کے مطابق 'نمازی کے سامنے سے گزر جانا بھی کبیرہ گناہ' ہے۔ یہ بات سمجھ میں نہیں آتی کہ اس مختصر حدیث سے اتنی طویل فہرست کیسے اخذ کی گئی ہے؟ بحیثیت مجموعی

کتاب لائقِ مطالعہ اور مفید ہے۔ عام قاری کو قابلِ قدر رہنمائی ملے گی۔ (رفیع الدین ہاشمی)

تحفظ ختمِ نبوت، اہمیت اور فضیلت، محمد متین خالد۔ ناشر: مرکز سراجیہ، لاہور۔ ملنے کا پتا: علم و عرفان پبلشرز، ۳۴۔ اُردو بازار، لاہور۔ صفحات: ۳۵۱۔ قیمت (مجلد): ۲۰۰ روپے۔

قادیانیت اور ختمِ نبوت کے موضوع کے حوالے سے محمد متین خالد کا نام محتاجِ تعارف نہیں ہے۔ اس موضوع پر آپ کی متعدد وقیع کتب سامنے آچکی ہیں۔ اب انھوں نے تحفظ ختم نبوت کی اہمیت و فضیلت پر ایک عمدہ کتاب شائع کی ہے۔

'مقامِ مصطفیؐ' باب سے کتاب کا آغاز ہوتا ہے جو آپؐ کا ایمان افروز اور حبِ رسولؐ سے سرشار تذکرہ ہے۔ عقیدۂ ختمِ نبوت قرآن و حدیث کی روشنی میں، جھوٹے مدعیانِ نبوت اور ان کے خلاف صحابہؓ کا جہاد، مرزا قادیانی کا دعویٰ نبوت اور ہرزہ سرائیاں جیسے موضوعات بھی زیر بحث آئے ہیں۔ حبِ رسولؐ اور عشقِ رسولؐ پر مبنی ایمان افروز واقعات اور عظیم شخصیات کا تذکرہ کتاب کا جہاں دل چسپ اور اہم حصہ ہے وہاں اجمالاً تاریخ سے آگہی بھی دیتا ہے (چند نام: علامہ محمد اقبال، ثناء اللہ امرتسری، انورشاہ کشمیری، احمد علی لاہوری، عطاء اللہ شاہ بخاری، ظفرعلی خاں، شورش کاشمیری، سیا [redacted] رسولؐ سے مسلمانوں کا رویہ اور ان کے انجام پر بھی ایک باب ہے۔ مصنف نے اس طرف بھی توجہ دلائی ہے کہ قادیانیوں کا مکمل سماجی اور معاشی بائیکاٹ کیا جائے۔ اس لیے کہ رواداری کی اجازت صرف ان کافروں کے لیے ہے جو محارب اور موذی نہ ہوں۔ قادیانی اپنی شرانگیزیوں کے باعث اس زمرے میں نہیں آتے (ص ۲۸۰)۔ آخر میں تحفظ ختم نبوت کی اہمیت کے پیش نظر اسے فریضہ امر بالمعروف و نہی عن المنکر قرار دیتے ہوئے رہنمائی دی گئی ہے کہ کیسے اس فرض کو ادا کیا جائے۔ بلاشبہہ یہ کتاب اپنے موضوع پر ایک اہم ضرورت کو پورا کرتی ہے۔
(امجد عباسی)

توضیح و تصریح، محمود عالم۔ ناشر: اُردو بک ریویو، دہلی، بھارت۔ صفحات: ۱۵۲۔ قیمت: ۱۰۰ بھارتی روپے۔

محمود عالم کے سات مضامین اور ۱۹ کتب پر تبصروں کا یہ مجموعہ محمد عارف اقبال نے مرتب کیا ہے۔ محمود عالم مرحوم ہندستان اور سعودی عرب میں مختلف تعلیمی اور علمی اداروں میں خدمات سرانجام دیتے رہے۔ اس کتاب کے مضامین پڑھ کر اندازہ ہوتا ہے کہ وہ اُمت مسلمہ کے لیے ایک دردمند دل رکھتے ہیں۔ ان کی تحریریں اس بات کا ثبوت ہیں کہ ان کے سامنے میزان قرآن وحدیث ہی ہے۔ 'اہلِ قلم کی اخلاقی ذمہ داریاں' اس مجموعے کا ایک اہم مضمون ہے جس میں انھوں نے یہ واضح کرنے کی کوشش کی ہے کہ قلم کو اللہ تعالیٰ نے بطور امانت انسان کے سپرد کیا ہے۔ اس کے ذریعے عدل وانصاف، امن وامان اور خیروفلاح مقصود ہونا چاہیے نہ کہ فاسقانہ انداز اختیار کرتے ہوئے اس کی حُرمت کو پامال کیا جائے۔

محمود عالم کے خیال میں اُمت مسلمہ کے زوال پر ایک افسوس اور نوحہ تو کیا جا رہا ہے لیکن اسے زوال سے نکالنے کے لیے کوئی قابلِ ذکر کوشش نظر نہیں آتی ماسوا چند افراد (شکیب ارسلان، علامہ اقبال اور مولانا مودودی) کی اہم کوششوں کے۔ دورِ حاضر کے سربراہانِ حکومت اور راہنما اُمت کو پستی سے نکالنے کے بجاے تہذیب مغرب کی غلامی پر رضامند رہنے کی ترغیب دلاتے ہیں۔ ان کے مضامین میں خاصا تنوع ہے (مطالعۂ کتب کیوں اور کیسے؟ اہلِ قلم کی اخلاقی ذمہ داریاں، کلامِ حافظ میں اخلاقی اور روحانی تعلیمات، تفسیر قرآن: ایک جائزہ، انفاق فی سبیل اللہ وغیرہ)۔

مجموعی طور پر کہا جاسکتا ہے محمود عالم کا موضوع اعلیٰ انسانی اخلاقی اقدار ہیں اور اس کا سب سے بڑا ذریعہ اسلامی تعلیمات پر عمل پیرا ہونا ہے۔ زوال اُمت پر فاتحہ خوانی کرنے کے بجاے شکیب ارسلان، علامہ اقبال اور سید مودودی کے افکار کو اپنا کر نئی صبح کی نوید کا پیغام دینا فرضِ اولیں ہے۔ (محمد ایوب لِلّٰہ)

حکمت عملی کا تسلسل، قاضی حسین احمد۔ ناشر: ادارہ معارف اسلامی، منصورہ، ملتان روڈ، لاہور۔ صفحات: ۲۹۲۔ قیمت: ۱۴۰ روپے۔

محترم قاضی حسین احمد نے بطور امیر جماعت اسلامی پاکستان، جماعت کی مرکزی شوریٰ کے اجلاسوں (دسمبر ۱۹۸۷ء تا جنوری ۲۰۰۶ء) میں جو افتتاحی اور اختتامی تقریریں کیں، انھیں

حافظ شمس الدین امجد نے مرتب کیا ہے۔ ان تقریروں میں بنیادی طور پر' اجلاس سے متصل گزرے ہوئے قومی وملّی حالات پر تبصرہ ہے۔ چونکہ بڑے مسائل (کشمیر' افغانستان' فلسطین' پاکستان میں آئینی معاملات اور آمریت وجمہوریت کا قضیہ وغیرہ) ایک ہی نوعیت کے رہے ہیں' البتہ ان مسائل سے منسلک افراد کے نام بدلتے رہے ہیں' اس مناسبت سے مسئلے کے ساتھ متعلقہ افراد کے رویے بھی زیربحث آئے ہیں۔ بہ ایں ہمہ ۱۹ برس کے واقعات پر جماعت اسلامی کے موقف کو جاننے کا یہ ایک ماخذ ہے۔(سلیم منصور خالد)

سانحۂ لال مسجد، مرتب: رضوان ریاض انصاری۔ ناشر: شامل پبلی کیشنز' کراچی۔ ملنے کا پتا: ادارہ معارف اسلامی' ۳۵-ڈی' بلاک ۵' فیڈرل بی ایریا' کراچی۔ صفحات: ۱۶+۲۵۵۔ قیمت: ۲۰۰ روپے۔ **سیدہ حفصہؓ کی جاں نثار بیٹیاں**، مرتب: عباس اختر اعوان۔ ناشر: مکتبہ خواتین میگزین' منصورہ' لاہور۔ صفحات: ۴+۲۷۲۔ قیمت: ۱۸۰ روپے۔

لال مسجد اور جامعہ حفصہ اسلام آباد پر مسلط کیے جانے والے خونیں آپریشن کا تذکرہ ایک مدت تک ہمارے دینی' سیاسی اور اجتماعی مباحث کا حصہ بنا رہے گا۔ زیرنظر کتب کے مرتبین نے اس سانحے کے فوراً بعد قومی اخبارات میں شائع ہونے والے مختلف کالموں اور مضامین کو اس انداز سے مرتب کر دیا ہے' کہ زمانے کی فصل کے باوجود مستقبل میں قاری یہ دیکھ سکے گا اور محسوس کر سکے گا کہ رنج والم کی اس فضا میں اہلِ قلم اور خصوصاً کوچۂ صحافت سے وابستہ افراد نے کس انداز سے اسے دیکھا' محسوس کیا اور بیان کیا۔(س-م-خ)

العصر، ارضِ قرآن نمبر، مفتی غلام الرحمن۔ ناشر: ماہ نامہ العصر' جامعہ عثمانیہ' عثمانیہ کالونی' نوتھیہ روڈ' پشاور صدر۔ صفحات: ۱۲۷۔ قیمت: ۷۵ روپے۔

جامعہ عثمانیہ' پشاور کے مہتمم مولانا مفتی غلام الرحمن کی مشرق وسطیٰ کے دو اہم ممالک شام اور اُردن کی روداد سیر وسیاحت جو العصر کی خصوصی اشاعت 'ارض قرآن نمبر' کے نام سے شائع کی گئی ہے۔ دمشق' حلب' حمص اور ان کے نواحی علاقوں کے آثار' مساجد' مقابر اسی طرح اُردن کے مختلف علاقوں' شہروں' عمارتوں کی زیارت کی تفصیل دی گئی ہے۔ شام اور اُردن میں صحابہ کرامؓ

کثیر تعداد میں مدفون ہیں۔ مفتی صاحب نے بلال حبشیؓ، امیر معاویہؓ، خالد بن ولیدؓ، زید بن حارثہؓ، جعفر بن ابی طالبؓ، عبداللہ بن رواحؓ، ابوعبیدہ بن الجراحؓ، عبدالرحمن بن عوفؓ وغیرہ اور بعض اکابر اُمت (ابن عربی' صلاح الدین ایوبی اور امام نووی وغیرہ) کے مقابر و مزارات دیکھے۔ بعض تاریخی مقامات' مثلاً: اصحابِ کہف کا غار' پیٹرا کی عمارتیں' جنگِ موتہ کا میدان' بحرمردار' میدانِ یرموک وغیرہ کا مشاہدہ بھی کیا۔ شام کے ایک پُرفضا مقام نبع فیجہ میں ساری رونق خوش ذائقہ پانی کی فراوانی سے ہے۔ بتاتے ہیں کہ سیاحت کے فروغ کے لیے ہوٹلوں میں شراب پیش کی جانے لگی تو چشمے خشک ہونے لگے اور کاروبار ٹھپ ہوگیا۔ شراب بند کرنے پر دوبارہ پانی کی فراوانی ہوگئی۔ اسلوب واضح' دل چسپ اور نیم عالمانہ مگر رواں دواں ہے۔ (ر-ہ)

تعارف کتب

$ ماہنامہ سوے حرم' لاہور' دعا نمبر۔ مدیر اعلیٰ: محمد صدیق بخاری' ۵۳-وسیم بلاک' حسن ٹاؤن' ملتان روڈ' لاہور-۸۰۷۵۴۔ صفحات: ۲۰۱۔ قیمت: ۲۰ روپے۔ [دعاؤں کا ایک دیدہ زیب مجموعہ۔ ۵۰ قرآنی اور احادیث میں منقول ۱۰۰ دعاؤں کے علاوہ روزمرہ کی خصوصی مواقع کی تمام ضروری دعائیں ترجمے اور فوائد کے ساتھ۔ نمایاں عربی کمپوزنگ۔ ابتدا میں دعا پر ایک جامع مقالہ۔]

$ برگِ سبز، مولانا عبدالقیوم کلاچوی۔ ناشر: القاسم اکیڈیمی' جامعہ ابوہریرہ' خالق آباد' نوشہرہ۔ صفحات: ۹۷۔ قیمت: درج نہیں۔ [مولانا مفتی محمد شفیع سرگودھوی (بانی و مہتمم مدرسہ سراج العلوم سرگودھا) کی سوانحی جھلکیوں پر مشتمل اس کتاب میں ان کے اخلاص اور للّٰہیت' تصوف اور سلوک' سیاسی عقیدہ' طلبہ اور سالکین کی تربیت کا تذکرہ ہے جسے ان کے ایک شاگرد کلاچوی صاحب نے مرتب کیا ہے۔ فضائل و مراتب کا بیان تو بجا' مگر یہ پتا نہیں چلتا کہ حضرت سرگودھوی کس زمانے کے بزرگ تھے؟ کب اور کہاں پیدا ہوئے اور کب اُن کا وصال ہوا؟ یہ کیسی سوانح ہے!]

$ **کامیاب طالب علم** روح اللہ نقش بندی۔ ناشر: دارالہدیٰ دفتر نمبر ۸' پہلی منزل' شاہ زیب ٹیرس نزد زم زم پبلشرز' اُردو بازار' کراچی۔ صفحات: ۱۹۶۔ قیمت: درج نہیں۔ [ایک طالب علم کن صفات کو اپنا کر علم میں پختگی' عمل میں مضبوطی اور اخلاق میں درستی پیدا کرسکتا ہے۔ طالب علم کے لیے ضروری آداب تفصیل سے بیان کیے گئے ہیں' نیز علم کے متعلق اکابر کے واقعات نے کتاب کو دل چسپ بنادیا ہے۔]